فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ۔ منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۹ صفر ۱۳۸۸ھ ۲۸ ہجرت ۱۳۴۷ھش ۲۸ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۱۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے

سعادت اسی میں ہے کہ انسان اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلق ضرور بنائے رکھے

"خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا نہ گاڑی میں جتے گا نہ زراعت کرے گا نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دے گا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے۔ لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سائے میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں فلاں مکان بنا لوں فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جائے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ قابل قدر شے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاویگا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن اجو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۵ و صفحہ ۳۸۹)

103

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۷ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ البتہ ابھی تک پاؤں پر نقرس کے اثر کی وجہ سے کچھ ورم باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ ٹانگ کے درد میں ابھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ ساتھ ہی ضعف بھی بہت ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

۔۔ ربوہ ۲۷ ہجرت۔ مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس ۲۵ ماہ ہجرت (مئی) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے "عورتوں ام الالسنہ ہے" کے موضوع پر اور مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ نے حدیث اِنَّ لَمَسْجِدِيْنَا اَيَّتَيْنِ کے مہتم بالشان ظہور پر ٹھوس اور پُرمغز مقالے پڑھے۔ گرج چمک اور موسم کی خرابی نیز وقت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ کی تقریر نہ ہو سکی۔ ہر دو تقاریر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد سب احباب نے حضور ایدہ اللہ کی اقتدا میں عشاء کی نماز ادا کی جس کے بعد مجلس ارشاد مرکزیہ کا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ موسم کی خرابی کے باوجود ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ سرگودھا اور لائل پور کے بعض احباب نے بھی اجلاس میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔

۔۔ بی۔ اے / بی۔ ایس سی کے سالانہ امتحانات یکم جون ۱۹۶۸ء سے شروع ہو رہے ہیں احباب کی خدمت میں جملہ احمدی طلباء و طالبات کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمود احمد ناظر ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ ہجرت ۱۳۴۷ ہش

کون سنتا ہے فغانِ درویش؟

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ اے رسول اللہؐ میں نے جو سخاوت زمانہ جاہلیت میں کی ہے کیا اس کا اجر بھی مجھے ملے گا؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اسی کا اجر ہے کہ تو ایمان لے آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ خواہ کوئی شخص اسلام پر ایمان ابھی نہ بھی لایا ہو اس کو نیکی کا اجر کسی نہ کسی شکل میں اللہ تعالےٰ ضرور دیتا ہے۔

اس کے یہ معنی نہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے غلطی سے سمجھا ہے۔ اخروی فلاح کے لئے اللہ تعالےٰ کی توحید یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں بس انسان کو نیک ہونا چاہیئے۔ روایت ہے کہ ایک بار رئیس احرار جناب مولانا محمد علی صاحب نے کہا تھا کہ ایک فاسق فاجر مسلمان بھی گاندھی جی سے اچھا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالےٰ توحید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا بھی بڑی قیمت رکھتا ہے۔ خواہ آدمی کسی کمزوری کی وجہ سے اعمال صالحہ نہ بجا لائے تاہم حقیقی مسلمان وہی ہوتا ہے۔ جو ایمان بھی پختہ رکھتا ہو اور اعمال صالحہ بھی بجا لاتا ہو اور حقیقت یہ ہے کہ پختہ ایمان اسی وقت ہوتا ہے۔ جب انسان سے اس طرح اعمال صالحہ ہونے لگیں جس طرح پھلدار درخت کو پھل لگتا ہے۔

الغرض اگر کسی انسان نے ایمان لانے سے پہلے بھی کوئی نیکی کا کام کیا ہو۔ تو اس کا اجر اللہ تعالےٰ اس کو ضرور دیتا ہے۔ اگرچہ اخروی فلاح کے لئے لازمی ہے کہ توحید باری تعالےٰ پر اور رسالت پر ایمان لایا جائے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے بعض لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ اور یہ سمجھ لیا ہے کہ توحید پر اور رسالت پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ آدمی کو نیک ہونا چاہیئے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ بغیر ایمان کے نیکی کبھی پائدار اثر نہیں رکھ سکتی۔ مثلاً ایک دہریہ اگر نیکی کرتا ہے۔ تو دراصل وہ اپنے اصول کے منافی عمل کرتا ہے۔ دہریت میں جو نیکی کی کوئی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی۔ جب سب کچھ مادے ہی کا کھیل ہے۔ اور جزا سزا کچھ بھی نہیں تو نیکی محض ایک رسمی چیز بن کر رہ جاتی ہے۔ ایک دہریہ کا اصول تو یہ ہے کہ جب اعمال کی جزا سزا نہیں تو نیکی بدی بھی کوئی چیز نہیں۔ اگر موقعہ ملے تو ہر گناہ جائز ہے۔ ظاہر ہے کہ جب معاد کا خوف نہ ہو اور جب اعتقاد یہ ہو کہ کوئی خدا خدا نہیں اور نہ کوئی رسول ہے تو انسان کے لئے نیکی کرنے کی بنیاد ہی موجود نہیں رہتی اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور نفس امارہ اس سے جو چاہے کروا سکتا ہے۔ چنانچہ آج دنیا میں ہم جو اخلاقی اقدار کا فقدان دیکھتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں کے دل سے خدا خوفی اور جزا سزا کا اعتقاد مفقود ہو چکا ہے۔ ذہنیت بہت بڑی حد تک مادہ پرستانہ ہو چکی ہے۔

اس سے واضح ہے کہ آجکل جو لوگ اخلاقی اقدار کو از سر نو زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس وقت تک کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک نیکی کی حقیقی بنیادوں کو استوار نہ کیا جائے۔ یعنی توحید اور رسالت پر ایمان نہ لایا جائے۔ ورنہ آخر کیا وجہ ہے کہ ایک آدمی جو صرف بے جان مادہ کو سب کچھ سمجھتا ہے۔ اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اس پر حکمت کارخانہ کائنات کا بنانے والا کوئی نہیں ہے۔ اور اگر ہے تو اس کو ہمارے اخلاق کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ نہ وہ ہمیں کوئی ہدایت دیتا ہے۔ اور نہ ہمارے اعمال کی کوئی جزا سزا ہے۔ آخر ایسے شخص کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اخلاقی اقدار کو پیش نظر رکھ کر کوئی کام کرے۔

یو۔این۔او کے جنرل سکرٹری مسٹر اوتھانٹ نے حال میں کہا ہے کہ بین الاقوامی تنازعات کو حل کرنے کے لئے ہمیں "انسانیت" کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ آپ نے انگریزی کا لفظ Humanism استعمال کیا ہے۔ بے شک یہ لفظ بڑا پر معنی ہے۔ لیکن موجودہ زمانے کی ذہنیت کے مطابق اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ ہم کو تنازعات کے حل میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ہم انسان ہیں حیوان نہیں یعنی ہم سوچ اور فکر اور دور اندیشی رکھنے والے جانور ہیں ہمیں سوچنا چاہیئے کہ اگر ہم ایک دوسرے سے اچھا سلوک کریں گے۔ تو دنیا میں امن قائم ہوگا۔ ہے تو یہ بات صحیح لیکن سوال یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو یا نہ ہو۔ جب دوسروں پر زیادتی کرنے سے ہمیں ذاتی فائدہ ہوتا ہے۔ تو ہم وہ فائدہ کیوں نہ اٹھائیں۔ مثلاً بھارت سمجھتا ہے۔ کہ اگر وہ کشمیر کے متعلق یو این او میں اپنے وعدوں کو ایفا نہ کرے تو اس کا کیا نقصان ہے۔ وہ تو کشمیر پر اپنا تسلط رکھنا چاہتا ہے۔ خواہ اخلاقی اقدار مجروح ہوں یا نہ ہوں۔ اسی طرح امریکہ شمالی ویت نام پر بمباری میں کوئی ہرج نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اس طرح اس کو جنوبی ویت نام میں اپنا رسوخ اور اثر رکھنے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور وہ جنوب مشرقی ایشیا پر اپنا سامراج قائم رکھ سکتا ہے۔ خواہ ویت نامی بچے اور عورتیں مریں۔ خواہ ان کی نسل تباہ ہو جائے۔ ہمیں کیا۔ رہا امن؟ تو امریکہ کے لیڈر بڑا کہتے ہیں۔ کہ جب تک دنیا پر امریکہ کا تسلط قائم نہ ہو۔ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ خدا جانے ان لوگوں کے خیال میں امن کس جانور کا نام ہے۔ بحقیقت یہ ہے کہ امریکہ ہو یا روس برطانیہ ہو یا فرانس ان میں سے کسی کو دنیا میں امن کے قیام کی اتنی بھی پرواہ نہیں۔ جتنی آتش پرستی ہوتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک قوم یہی چاہتی ہے کہ تمام دنیا اسی کے زیر نگین ہو جائے۔

"انسانیت" کو کون مانتا ہے۔ اس لئے اوتھانٹ کی اپیل محض بے کار ہے۔ اور اس وقت تک بیکار جائے گی۔ جب تک دنیا کی ذہنیت میں حقیقی انقلاب نہ ہو۔ اور اخلاقی اقدار کی حقیقی بنیادیں یعنی ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت اور ایقان بالمعاد قائم نہ ہوں ورنہ ؎

کون سنتا ہے فغانِ درویش
قہر درویش بجانِ درویش

عشق و مستی

عشق و مستی ہے آہ و زاری ہے
اب یہی زندگی ہماری ہے

ہے وہی عمر ذکر کے قابل
جو ترے عشق میں گزاری ہے

کس کو دیکھا ہے آج پھر ہم نے
ایک نشہ سا ہم پہ طاری ہے

زندگی بس یہی ہے فرقت میں
دل دھڑکتا ہے سانس جاری ہے

حاصل عمر کیا کہوں محمودؔ
روسیاہی ہے شرمساری ہے

ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی

ایک سوال اور اس کا جواب

(دارالافتاء ربوہ)

سوال

قیامت کے روز انسانوں کو جو جسم عطا کئے جائیں گے کیا وہ اچھائی اور برائی کی تمیز کر سکیں گے۔ اگر نہیں تو پھر وہ کس طرح جنت اور دوزخ کی نعمتوں اور عذابوں کو محسوس کریں گے جبکہ ان کے دماغ اور قوت حس موقوف ہو چکی ہوگی؟

جواب

انسان کے وفات پا جانے کے بعد ہی روحانی زندگی کے آثار کا آغاز ہو جاتا ہے جبکہ روح کو ایک نیا جسم عطا ہوتا ہے جس کی مدد سے وہ نیک و بد سکھ اور دکھ کا احساس رکھتی ہے اور ان میں تمیز کر سکتی ہے جس طرح پیدائش سے پہلے بچہ میں زندگی ہوتی ہے اور کچھ احساس بھی ہوتا ہے لیکن مادی حالات کے شعور اور حافظہ میں انکے رکھنے کی قوت کمزور ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ قوت مضبوط اور قوی ہوتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح وفات کے بعد روحانی حالات کے احساس اور شعور کا معاملہ ہے۔

موت کے بعد روح کو ایک نیا جسم ملتا ہے جس کے ارتقاء اور نشوونما کے ساتھ ساتھ احساس اور شعور کی قوت ترقی کرتی جاتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن نیکی و بدی دکھ اور سکھ کا یہ شعور اپنے کمال کو پہنچ جائے گا۔ روح کو یہ قوت نئے حاصل ہونے والے جسم کی مدد سے حاصل ہوگی جس کی پوری پوری کیفیت کو مادی حجابات کی وجہ سے ہم اس وقت اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے سوائے ان لوگوں کے جو اس دنیا میں تزکیہ اور صفائے باطن میں کمال کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں وہ مشاہدہ کے رنگ میں نہ کہ استدلالی مسلم کی مدد سے ثواب و عقاب کی حقیقت کو پا لیتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"برزخ کی حالت وہ حالت ہے کہ جب یہ ناپائیدار ترکیب انسانی تفرق پذیر ہو جاتی ہے اور روح الگ اور جسم الگ ہو جاتا ہے اور جب کہ دیکھا گیا ہے کہ جسم کسی گڑھے میں ڈال دیا جاتا ہے اور روح بھی ایک قسم کے گڑھے میں پڑ جاتی ہے جس پر لفظ زخ دلالت کرتا ہے تو وہ افعال کسب خیر و شر پر قادر نہیں ہو سکتی جو جسم کے تعلقات سے اس سے صادر ہو سکتے تھے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ہماری روح کی عمدہ صحت جسم پر موقوف ہے۔ دماغ کے ایک خاص حصہ پر چوٹ لگنے سے حافظہ جاتا رہتا ہے اور دوسرے حصہ پر آفت پہنچنے سے قوتِ متفکرہ رخصت ہوتی ہے اور تمام ہوش و حواس رخصت ہو جاتے ہیں اور دماغ میں جب کسی قسم کا تشنج ہو جائے یا ورم پیدا ہو یا خون یا کوئی اور مادہ ٹھہر جائے اور کسی سدہ تام یا غیر تام کو پیدا کرے تو غشی یا مرگی یا سکتہ معاً لاحق ہو جاتا ہے۔ پس ہمارا قدیم کا تجربہ ہمیں یقینی طور پر سکھلاتا ہے کہ ہماری روح بغیر تعلق جسم کے بالکل نکمی ہے۔ سو یہ بات باطل ہے کہ ہم ایسا خیال کریں کہ کسی وقت میں ہماری مجرد روح جس کے ساتھ جسم نہیں ہے کسی خوشحالی کو پا سکتی ہے اگر ہم قصہ کے طور پر اس کو قبول کریں تو کریں لیکن معقولی طور پر اس کے ساتھ کوئی دلیل نہیں۔ ہم بالکل نہیں سمجھ سکتے کہ وہ ہماری روح جو جسم کے ادنیٰ ادنیٰ خلل کے وقت بیکار ہو کر بیٹھ جاتی ہے وہ اس روز کیونکر کامل حالت پر رہے گی جبکہ بالکل جسم کے تعلقات سے محروم کی جائے گی۔ کیا ہر روز ہمیں تجربہ نہیں سمجھاتا کہ روح کی صحت کے لئے جسم کی صحت ضروری ہے۔ جب ایک شخص ہم میں سے پیر فرتوت ہو جاتا ہے تو ساتھ ہی اس کی روح بھی بوڑھی ہو جاتی ہے اس کا تمام علمی سرمایا بڑھاپے کا چور چرا کر لے جاتا ہے جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے

لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا

یعنی انسان بڈھا ہو کر ایسی حالت تک پہنچ جاتا ہے کہ پڑھ پڑھا کر جاہل بن جاتا ہے۔ پس ہمارا یہ مشاہدہ اس بات پر کافی دلیل ہے کہ روح بغیر جسم کے کچھ چیز نہیں۔ پھر یہ خیال بھی انسان کو حقیقی سچائی کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اگر روح بغیر جسم کے کچھ چیز ہوتی تو خدا تعالےٰ کا یہ کام لغو ٹھہرتا کہ اس کو خواہ مخواہ جسم فانی سے پیوند دے دیتا اور پھر یہ بھی سوچنے کے لائق ہے کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو غیر متناہی ترقیات کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس جس حالت میں انسان اس مختصر زندگی کی ترقیات کو بغیر رفاقت جسم کے حاصل نہیں کر سکتا تو کیونکر امید رکھیں کہ ان نامتناہی ترقیات کو جو ناپیدا کنار ہیں بغیر رفاقت جسم کے خود بخود حاصل کرے گا۔

سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لئے اسلامی اصول کی رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے۔ گو موت کے بعد یہ فانی جسم روح سے الگ ہو جاتا ہے مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے۔ وہ جسم اس جسم کی قسم میں سے نہیں ہوتا بلکہ ایک نور سے یا ایک تاریکی سے جیسا کہ اعمال کی صورت ہو جسم تیار ہوتا ہے گویا کہ اس عالم میں انسان کی عملی حالتیں جسم کا کام دیتی ہیں ..... غرض یہ جسم جو اعمال کی کیفیت سے ملتا ہے یہی عالم برزخ میں نیک و بد کی جزا کا موجب ہو جاتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

ب:۔ انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ اس کے روحانی قویٰ بوجہ اکمل و اتم صادر ہونے کے لئے ایک جسم کی محتاج ہیں۔ مثلاً ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ سر کے کسی حصہ پر چوٹ لگنے سے قوتِ حافظہ جاتی رہتی ہے اور کسی حصہ کے صدمہ سے قوتِ متفکرہ رخصت ہوتی ہے۔ اور منبت اعصاب میں خلل پیدا ہونے سے بہت سے روحانی قویٰ میں خلل پیدا ہو جاتا ہے پھر جبکہ روح کی یہ حالت ہے کہ وہ جسم کے ادنیٰ خلل سے اپنے کمال سے فی الفور نقصان کی طرف عود کرتی ہے تو ہم کس طرح امید رکھیں کہ جسم کی پوری پوری جدائی سے وہ اپنی حالت پر قائم رہ سکے گی۔ اسی لئے اسلام میں یہ نہایت اعلےٰ درجہ کی فلاسفی ہے کہ ہر ایک کو قبر میں ہی ایک ایسا جسم مل جاتا ہے جو لذت اور عذاب کے ادراک کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ہم ٹھیک ٹھیک نہیں کہہ سکتے کہ وہ جسم کس مادہ سے تیار ہوتا ہے کیونکہ یہ فانی جسم تو کالعدم ہو جاتا ہے اور نہ کوئی مشاہدہ کرتا ہے کہ درحقیقت یہی جسم قبر میں زندہ ہوتا ہے اس لئے کہ بسا اوقات یہ جسم جلایا بھی جاتا ہے اور عجائب گھروں میں لاشیں بھی رکھی جاتی ہیں اور مدتوں تک قبر سے باہر بھی رکھا جاتا ہے۔ اگر یہی جسم زندہ ہو جایا کرتا تو البتہ لوگ اس کو دیکھتے مگر بایں ہمہ قرآن سے زندہ ہو جانا ثابت ہے لہٰذا یہ ماننا پڑتا ہے کہ کسی اور جسم کے ذریعہ سے جس کو ہم نہیں دیکھتے انسان کو زندہ کیا جاتا ہے اور غالباً وہ جسم کے لطائف جوہر سے بنتا ہے تب جسم ملنے کے بعد انسانی قویٰ بحال ہوتے ہیں اور یہ دوسرا جسم چونکہ اس جسم کی نسبت وسیع طور پر کھلتا ہے اور معاد کی تمام حقیقتیں جیسی کہ وہ ہیں کماحقہٗ ہی نظر آ جاتی ہیں تب خطا کرنے والوں کے لئے علاوہ جسمانی عذاب کے ایک حسرت کا عذاب بھی ہوتا ہے۔

غرض یہ اصول متفق علیہ اسلام میں ہے کہ قبر کا عذاب یا آرام بھی جسم کے ذریعہ سے ہی ہوتا ہے۔ اور اسی بات کو دلائل عقلیہ بھی چاہتے ہیں کیونکہ متواتر تجربہ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ انسان کے روحانی قویٰ بغیر جسم کے جوڑ کے ہرگز ظہور پذیر نہیں ہوتے۔"

(کتاب البریہ)

وقف عارضی کا ایک پائدار فائدہ

مکرم نور احمد صاحب سنوری نے راولپنڈی سے اپنے بیٹے عزیز منیر احمد صاحب کا جو لاہور کے کالج میں پڑھتا ہے ایک خط بھجوایا ہے اس میں وہ اپنے والد صاحب کو لکھتے ہیں:۔

"میں مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے ہر روز کوٹھی پر جاتا ہوں اور تقریباً ہر روز میں ہی نماز پڑھاتا ہوں وقف عارضی کا یہ بہت فائدہ ہوا ہے کہ نماز پڑھانے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ وہاں پر بھی نمازیں پڑھانی پڑتی تھیں۔"

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اس بابرکت تحریک سے تمام احباب کو متمتع ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

نظامِ خلافت کی اہمیّت اور برکت

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

(۱)

دسمبر ۱۹۰۵ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو متواتر اس مفہوم کے الہامات ہوئے جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب آپکی وفات قریب ہے۔ چنانچہ حضورؑ کو الہامات ہوئے:۔

ا:۔ قُرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ تیری مقررہ اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے لئے ایسی باتوں کا نام و نشان بھی نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا باعث ہو۔

ب:۔ تَمُوْتُ وَ اَنَا رَاضٍ عَنْكَ تُو اس حالت میں وفات پائے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔

ج:۔ جَاءَ وَقْتُكَ وَنُبْقِيْ لَكَ الْاٰيَاتِ بَيِّنَاتٍ۔ تیرا وقت (وفات) آگیا اور ہم روشن نشانات تیری صداقت کے لئے باقی رکھیں گے۔

د:۔ قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْنَ۔ جو وعدہ کیا گیا وہ قریب آگیا ہے۔

یہ اور اس قسم کے دوسرے الہامات کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھ لیا کہ اب میری وفات کا زمانہ قریب ہے۔ چنانچہ آپ نے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک خاص رسالہ الوصیت نامی تحریر فرمایا۔ اس رسالہ کی اہمیت لفظ الوصیّت سے ہی عیاں ہے۔ عربی زبان میں اس لفظ کے معانی میں تاکید۔ وجوب اور لازم کے معنے پائے جاتے ہیں اس رسالہ کے تحریر کرنے کی وجہ حضرت اقدس خود یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"اما بعد چونکہ خدائے عزّوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔"

اس مہتم بالشان رسالہ کے مطالعہ سے جہاں احمدیت کی عظمت اور اہمیت معلوم ہوتی ہے وہاں اس میں جماعت کے ہر فرد کو تقویٰ۔ توحید۔ تعلق باللہ اور اخلاقِ فاضلہ کی تلقین کی گئی ہے اور اشاعتِ اسلام کے لئے مالی ذرائع کی طرف جماعت کی رہنمائی کی گئی ہے اور سب سے اہم امر اس رسالہ میں یہ ہے کہ اس میں نظامِ خلافت کی پیشگوئی کی گئی ہے جس کے ذریعہ سے افرادِ جماعت کو اشاعتِ اسلام میں حصہ لینے کے لئے ایک لڑی میں پرو دیا گیا ہے۔ چنانچہ نظامِ خلافت کی پیشگوئی کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ ..... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھی ہو کر دعا میں لگی رہے تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں سمجھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔"

الفاظ بالا میں کس قدر شوکت حقانیت اور اللہ تعالےٰ کی وحدت پر ایمان ہے حضورؑ نے قدرتِ ثانیہ کو نظامِ خلافت سے تعبیر فرمایا ہے۔ چنانچہ قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ تھے جبکہ آپ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اوّل منتخب ہوئے اور اس وقت سب احباب نے بالاتفاق آپ کی بیعت کر کے آپ کو واجب الاطاعت امام تسلیم کیا۔ آپ کی وفات کے بعد خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے اور حضرت خلیفہ ثانیؓ کی وفات کے بعد خلیفہ ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز منتخب ہوئے۔ اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی نظامِ خلافت کے متعلق پوری ہوئی اور اس نظام کے ذریعہ اسلام کو قوت اور شوکت حاصل ہو رہی ہے۔

(۲)

خلافت کی اہمیت۔ برکت۔ ضرورت اور افادیت اس امر سے ہی عیاں ہے کہ مسلمانوں کا فہمیدہ اور سنجیدہ طبقہ اس کی بشدت ضرورت محسوس کرتا ہے اور وقتاً فوقتاً اس کے لئے مساعی بھی منصۂ شہود پر آتی رہی ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد خلافت کی اہمیت۔ ضرورت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"پھر جس طرح شخصی اور اعتقادی و عملی زندگی کے لئے مراکز قرار پائے ضرور تھا کہ جماعتی اور ملّی زندگی کے بقاء کے لئے بھی ایک مرکزی وجود قرار پاتا۔ لہٰذا وہ مرکز بھی قرار دیدیا گیا۔ تمام امّت کو اس مرکز کے گرد بطور دائرہ کے ٹھہرایا اسکی معیت، اسکی رفاقت، اسکی اطاعت، اسکی حرکت پر حرکت، اس کے سکون پر سکون، اسکی طلب پر لبیک، اسکی دعوت پر انفاق جان و مال ہر مسلمان کے لئے فرض کر دیا گیا ایسا فرض جس کے بغیر وہ جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں آ نہیں سکتا۔ اسلام کی اصطلاح میں اس قومی مرکز کا نام خلیفہ اور امام ہے۔" (مسئلہ خلافت)

پھر مولانا ابوالکلام آزاد اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ کے ذکر میں تحریر کرتے ہیں:۔

"غرضیکہ اس آیت کریمہ میں قرآن کے اس قانون شریعت کا اعلان کیا ہے کہ خلیفہ و امام کی اطاعت مسلمانوں پر فرض ہے اور اس کا وجود نظامِ جماعت کا مرکزی اقتدار ہے۔" (مسئلہ خلافت)

(۳)

جماعتِ احمدیہ کو یہ امتیازی شرف حاصل ہے کہ:۔

۱۔ خلافت جیسی عظیم نعمت اور برکت سے وہ متمتع ہے اور خلافت سے وابستگی۔ عقیدت اور فدائیت سے ہمیں سکون عطا فرمایا گیا ہے۔ وحدت۔ نظام اور اتفاق جیسی برکات سے ہم کو نوازا گیا ہے۔

۲۔ خلافت کی برکت سے جماعت کی تربیت اور تزکیۂ نفوس باحسن وجوہ ہو رہا ہے۔

۳۔ اشاعتِ اسلام کے لئے منظم اور باقاعدہ مبلّغینِ اسلام موجود ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ قرآن کریم کے تراجم متعدد زبانوں میں کئے گئے ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ اسلام پر مذاہب باطلہ کے اعتراضات کے جوابات کے لئے لٹریچر تیار کیا گیا ہے۔ مخالفین بھی جماعتِ احمدیہ کی اس خدمت کے معترف ہیں۔ مصر کا رسالہ الفتح لکھتا ہے:۔

جماعتِ احمدیہ کے کارنامے انسانی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر تحریر کیا گیا ہے۔

۴۔ اشاعتِ اسلام کے لئے ہر احمدی خلافت کی برکت سے انفاق فی سبیل اللہ کو اپنا اہم فریضہ تصوّر کرتا ہے۔

۵۔ ہر جماعتی کام میں اتحاد اور یکجہتی پائی جاتی ہے۔

حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے تمام افراد کو کھڑا کر کے یہ عہد لیا تھا:۔

"ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اسکے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔" (الفضل ۱۶ فروری ۱۹۶۰ء)

ہمیں خدا تعالےٰ کے حضور شکر گزار ہونا چاہیئے کہ اسنے ہمیں خلافت جیسی نعمت سے مالا مال کیا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

پیاری بہن کی یاد میں

(محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ)

مئی ۱۹۶۸ء کو پورا ایک سال ہو گیا کہ ہماری نہایت عزیز اور ہزاروں خوبیوں کی مالک بہن ہم سے جدا ہوئی تھی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک سال نہیں بلکہ کئی سال گذر چکے ہیں کہ ہمیں غمگین چھوڑ کر پیاری بہن اس دنیائے فانی سے منہ موڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ وہیں ہم سب کو بھی ایک دن جانا ہے۔ خدا کرے کہ ہمارا انجام بھی بخیر ہو۔ آمین۔

پیاری ہاجرہ قبلہ والد ماجد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ کی تیسری صاحبزادی تھیں۔ ہم بہنوں میں ہمیشہ بے حد اتفاق اور محبت کا تعلق رہا ہے شادی کے بعد جب ایک دوسرے سے دور ہو گئے تو خط و کتابت کے ذریعہ ہماری نصف ملاقات ہو جاتی تھی۔ اور اگر خط نہ آتا تو ہم بے چین ہو جاتے اسی لئے پیاری بہن کی جدائی بہت صدمہ کا موجب ہوئی۔ پیاری بہن نے Rheumetic Arthrya جیسی موذی بیماری میں مبتلا ہو کر ۸ سال کی انتہائی تکلیف دہ زندگی کا صبر و شکر سے مقابلہ کیا۔ اس کے خطوط برابر ہر ہفتہ ملتے تھے۔ جو محبت اخلاص و ایمان سے پُر ہوتے جب تک وہ اپنے ہاتھ میں طاقت رکھتی اپنے ہاتھ سے خط لکھتی رہی۔ نہ صرف مجھے بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور حضرت سیدہ ام متین کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھتی رہی۔ اسی بیماری کی حالت میں بھی مجنہ کا امتحان دیا اور کامیاب ہوئی۔ آفریں ہے اس کی ہمت پر کہ باوجود اتنی کمزوری کے امتحان دیا۔

۲۸ جنوری ۶۸ء تک اپنے ہاتھوں سے مجھے خط لکھتی رہیں۔ خدا تعالیٰ پر اس قدر بھروسہ تھا کہ باوجود یہ جاننے کے کہ اس بیماری کا علاج نہیں ہے اور کسی دوا سے فائدہ نہیں وہ لکھتی تھی کہ خدا تعالےٰ اگر چاہے گا تو مجھکو شفا دے سکتا ہے۔ آخر وقت تک اپنے خدا پر بھروسہ تھا۔ مگر آہ خدا کی مرضی کے آگے کس کی مرضی پوری ہو سکتی ہے۔ ہم سب خدا کی مرضی پر راضی رہتے ہوئے درد دل سے دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم پیاری بہن کو اس دنیا کے تمام رنج و غم اور جسمانی تکلیف و محتاجی اور تمام آزمائشوں کا بہتر سے بہتر بدلہ دے نہ صرف پورا بلکہ بے حد زیادہ اور پیاری بہن کو جنت کی نعمتوں سے مالا مال فرما کر بے حد و بے حساب خوش و خرم رکھے۔ آمین

پیاری بہن کے خسر محترم نواب اکبر یار جنگ صاحب مرحوم کو جس طرح حضرت سیٹھ صاحبؓ سے محبت تھی اسی طرح وہ بہن ہاجرہ کی عزت کرتے تھے۔ پیاری ہاجرہ اپنے اخلاق اور خوبیوں کی وجہ سے اپنے سسرال میں بہت مقبول تھی۔ عزیزم رشید بھائی ان کے شوہر نے بھی ہاجرہ کی بہت خدمت کی اور وہ اسکی بہت قدر کرتے تھے۔

طویل بیماری میں ہر ممکن علاج اور خدمت کی۔ اسی طرح اس کی خوشدامن صاحبہ نے آخر وقت تک خصوصاً آخر کے چند ہفتے تو بالکل بستر کے قریب گزارے۔ اور دن رات خدمت کی۔ ہر طرح سے پیاری ہاجرہ کا خیال رکھا اللہ تعالےٰ رشید بھائی کو اور محترم بیگم صاحبہ اور ان کے خاندان کے تمام افراد کو جنہوں نے پیاری بہن کی طویل بیماری میں خدمت کی ہے۔ بہت بہت جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

پیاری ہاجرہ کو دیکھنے کے لئے محترمہ والدہ صاحبہ بوجہ اپنی ضعیفی کے نہیں جا سکتی تھیں۔ مگر اسے اپنے والدین کی محبت اور نماز باجماعت کا شوق۔ اس قدر بے قرار کرتا وہ اپنے گھر کا تمام آرام چھوڑ کر اس بیماری و محتاجی کی حالت میں حیدرآباد سے سکندرآباد پہنچ جاتیں۔ اپنے محترم والدین کی ملاقات اور نماز جمعہ باجماعت پا کر خوش ہوتیں تمام تکلیف اور کوفت کو برداشت کرتیں۔ دو تین دن گزار کر پھر اپنے گھر چلی جاتیں یہ سلسلہ بیماری کے طویل سالوں میں جاری رہا۔ طبیعت بد سے بدتر ہونے لگی۔ خط لکھنے سے معذور ہو گئی۔ پھر خط پڑھا کر سنتی رہی۔ اس کے جسم کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔ صرف اسکی خوبصورت آنکھوں سے اس کی بے بسی کا پتہ چلتا تھا

میں اپنی دل و جان سے پیاری بہن کی حالت کو ہزار میل دور مشرقی پاکستان سے اندازہ کر کے بے قرار ہو جاتی مجھ نالائق کمزور میں اتنی طاقت نہ تھی کہ میں اس کے قریب پہنچ کر اسکو ایسی حالت میں دیکھ کر برداشت کر سکوں دن رات دل دھڑکتا رہا اور پیاری بہن کی یاد سے بے قرار رہا۔ آخر ایک دن ان کی وفات کی اطلاع بذریعہ تار ملی۔ یہ تار محترمہ والدہ صاحبہ اور بھائی بہنوں کی طرف سے تھا۔ اس دنیا میں اس کو چین اور آرام نہ ملا۔ تکلیف محتاجی اور جسمانی دردوں کی اور جذباتی آزمائشوں سے پُر زندگی کا مولیٰ کریم اس کو بے حد و حساب اچھا بدلہ دے۔ آمین۔

معلوم ہوا کہ آخری وقت ہاجرہ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور مسکراہٹ کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو گئی ضرور وہ خدا کی رحمت کے فرشتوں کو دیکھکر خوش ہوئی ہوگی۔ جو اسکو خدا کی رحمت میں لینے آئے۔ خدا کرے کہ تا قیامت اس کے درجات بلند تر ہوتے جائیں۔ خداوند کریم کے بے شمار نعمتوں اور فضلوں سے مالا مال ہو۔ پیاری بہن کا تابوت بہشتی مقبرہ قادیان میں پہنچ کر دفن ہو چکا ہے

میں اپنے تمام بھائی بہنوں اور جملہ بزرگوں خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت محترمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ و حضرت محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور محترمہ چھوٹی آپا صاحبہ و محترمہ بڑی آپا صاحبہ اور خاندان کے دیگر تمام افراد سے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ خدا کی ہزار ہزار رحمتیں و برکتیں ہوں پیاری ہاجرہ پر۔ خدا ہمارے زخمی دلوں کو صبر دے۔ ہماری محترمہ والدہ صاحبہ کی صحت و عمر میں برکت دے اور ہمیں ان کی خوشنودی کے حصول اور قیمتی دعاؤں کا ہر دم مستحق بنائے۔ اور ہم سب بچوں کو ان کے لئے راحت و آرام کا موجب بنائے۔ آمین۔

اللہ تعالےٰ مجھ عاجزہ کی طرف سے اور میرے تمام بہن بھائیوں کی طرف سے پیاری ہاجرہ کی خدمت میں دعا و سلام کا تحفہ پیاری بہن کو پہنچا دے۔ آمین۔

آخر میں سب بھائی بہنوں کی خصوصاً حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے لئے ان کی ممنون ہوں۔

"جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کریگا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا"

ارشادات عالیہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ

"اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں کہ وہ بہت جلد نتیجہ خیز ہو کر ہمارے قلبوں کو اس بلندی تک پہنچا دے جس بلندی تک پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں مبعوث ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تو آپ لوگ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر دیا گیا تو وہ بغیر چون و چرا کئے اس پر رضامند ہو جائیں گے اور جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔"

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

مکرم عبدالقدیر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قاضی احمد ضلع نوابشاہ کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کے صاحبزادے عبدالرفیق صاحب علم بی۔ ایس سی سال دوم باوجود روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار ہیں۔ جس کی وجہ سے پریشان ہیں۔

جملہ احباب جماعت سے عزیزم موصوف کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔ اور وہ اپنے امتحان میں کامیاب و بامراد ہوں۔

مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد

وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ

خدا کے بندے کون ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی قربانی کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے :-

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالےٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اور اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا۔ اپنے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائداد کو اپنا مقصد بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔"

حضور کے ان ارشادات کے پیش نظر اپنا محاسبہ فرمائیے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں آپ کس مقام پر ہیں؟

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تحریک جدید میں شامل نہ ہونے والوں کی فہرستیں

امسال مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے فیصلہ ہوا تھا کہ جماعتیں ایسے کمانے والے افراد کی مکمل فہرستیں (مع تفصیل آمدن وغیرہ) جو تحریک جدید کے کسی دفتر میں شامل نہیں تیار کریں۔ اور اس سال ۳۰ ہجرت (مئی) تک وکالت مال کو ارسال کریں۔ چونکہ اب ماہ ہجرت کے ختم ہونے میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ اسلئے تمام جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ایسی فہرستیں جلد از جلد مرکز میں ارسال کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کا وقار عمل

مکرم قائد صاحب لائلپور تحریر فرماتے ہیں :-

"مورخہ ۲۲/۵/۶۸ بروز جمعۃ المبارک ایک اجتماعی وقار عمل لائلپور شہر کے ایک محلہ چیانی نامی میں منایا گیا۔ پچھلے دنوں سیم کے پانی کی وجہ سے اس محلہ کے مکینوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ بعض مکانات گر بھی گئے تھے۔ ایک مفلوک الحال بیمار اور معذور غیر از جماعت دوست کا مکان بھی اس زد میں آگیا۔ اس کے پاس کوئی ذریعہ اس کی تعمیر کا نہ تھا۔ چنانچہ دس خدام نے نہایت جانفشانی سے مسلسل چھ گھنٹے کام کر کے اس کے مکان کی ½ ۱ دیوار تعمیر کر دی اور نئی چھت ڈالی گئی۔ اینٹوں اور بالوں وغیرہ میں مبلغ -/۱۲۹ روپے خرچ ہوئے

اس کے علاوہ اسی محلہ میں سیم کے پانی کی وجہ سے اکثر قبریں بیٹھ گئیں تھیں چنانچہ اسی دن تیس خدام دو گھنٹے لگاتار کام کر کے ۴۵ قبروں پر ۵۰۰ مکعب مٹی ڈال کر انہیں درست کیا۔"

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین صاحبان انصار اللہ توجہ فرمائیں

جن مقامی جماعتوں میں اب تک انصار اللہ کی تنظیم موجود نہیں وہاں مجالس قائم کر کے زعماء کا انتخاب کرائیں اور منظوری کے لئے مرکز میں تحریر فرمائیں

قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

وقت کا ایک اہم تقاضہ

احباب جماعت متوجہ ہوں

حضرت مسیح الموعود علیہ السلام احباب جماعت کو تلقین فرماتے ہیں

"کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ علمی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں رہ سکتی جب تک کہ کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۷)

حضور کے ارشاد کمزوروں کو طاقت والے سہارا دیں کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ شعبہ خدمت خلق مرکزیہ میں روزگار کے متلاشی احباب اپنی درخواستیں بھجواتے رہتے ہیں۔ شعبہ اپنے محدود وسائل و ذرائع کو استعمال کر کے مقدور بھر کوشش کرتا رہتا ہے لیکن درخواستیں اتنی کثیر تعداد میں آتی ہیں کہ جب تک سب احباب کی راہنمائی مدد اور تعاون حاصل نہ کیا جائے۔ ہمیں اپنے مقصد اور کوشش میں نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

اس سلسلہ میں ہمیں آپ کے عملی تعاون کی اشد ضرورت ہے آپ جہاں کہیں بھی ہوں۔ ازراہ کرم اپنے کاروبار اپنی تجارت اپنی زمینوں کی دیکھ بھال و نگرانی یا دوسری ضروریات کے سلسلہ میں آپ ہمیں آگاہ فرمائیں۔ انشاء اللہ ہم آپ کی ضروریات اور توقعات کے مطابق مناسب حال مخلص دیانتدار اور محنت کرنیوالے تجربہ کار افراد کی خدمت پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

امید ہے کہ جماعت میں سے بے روزگاری دور کرنے میں آپ ہماری کوششوں کی عملاً حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

(مہتمم خدمت خلق۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شہری مجالس ماہ احسان میں ہفتہ وصولی منائیں

سال رواں کی پہلی ششماہی ختم ہو چکی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کو پہلی ششماہی کا جائزہ ارسال کر دیا گیا ہے۔ تدریجی بجٹ کے لحاظ سے ہر مجلس کے بجٹ کا نصف وصول ہو کر ۳۰ ہجرت (مئی) تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن بہت ہی کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ۲ سے ۱۰ احسان (جون) تک ہفتہ وصولی منائیں۔ اور اپنی مساعی سے آگاہ کرتے ہوئے وصول شدہ رقم مرکز کو جلد ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ کو بس کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ اور کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

(مستری عبدالکریم مزید کوٹی فیکٹری ایریا)

۲۔ میرے والد آجکل متعدد پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (امۃ النصیر کلاس دہم نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

۳۔ مکرم مفتی عبدالرحیم صاحب اکاؤنٹنٹ چشتیاں پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ نیز ان کی اہلیہ بیمار ہے۔ احباب مفتی صاحب کی باعزت بریت اور ان کی اہلیہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا محمد حسین چیمہ مسیح دارالصدر غربی الف ربوہ)

۴۔ جامعہ احمدیہ کا سالانہ امتحان قریب آ رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ طلباء جامعہ احمدیہ کی کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (شمشاد احمد ناصر)

۵۔ خاکسار کی لڑکی اور لڑکا شدید طور پر بخار اور کھانسی میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار عبدالحمید خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ

بھکر ضلع میانوالی

— دُنیا بھر میں —

فضائی آمد و رفت کا ریکارڈ

بین الاقوامی ادارہ فضائیہ نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ادارے کے ایک سو پندرہ ملکوں میں فضائی آمد و رفت نے ایک ریکارڈ قائم کر دیا ہے ۱۹۶۷ء میں جس قدر نقل و حرکت ہوئی۔ اس کی مثال پہلے کبھی نہیں ملی۔ رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ سال بھر میں تیئس کروڑ ساٹھ لاکھ انسانوں نے فضائی سفر کیا اور ان کی کل مسافت دو کھرب پچھتر ارب کلومیٹر (ایک ارب اکیس ارب میل کے برابر تھی) یہ سفر منظور شدہ ہوائی کمپنیوں کے جہازوں سے کئے گئے۔ گویا ۱۹۶۶ء کے مقابلے میں علی الترتیب اٹھارہ اور بیس فی صد کا اضافہ ہوا۔

۱۹۶۷ء میں تین کروڑ ساٹھ لاکھ مسافروں اور مسافت کے اعتبار سے ۴۶ ارب کلومیٹر کا جو اضافہ ہوا ہے وہ شہری ہوا بازی کی تاریخ میں قابلِ ذکر ریکارڈ ہے اس کے علاوہ جو اعداد و شمار کئے گئے ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ سامان کے نقل و حمل میں بھی بے حد اضافہ ہوا ہے۔ یعنی سال کے دوران میں چھ ارب سرسٹھ کلومیٹر (چار ارب ستاون ٹن میل) سامان لایا لے جایا گیا۔ اس میں ڈاک کا سامان ایک ارب اکیانوے کروڑ ٹن کلومیٹر (ایک ارب اکتیس کروڑ ٹن میل) تھا۔ گویا گزشتہ سال کے مقابلے میں علی الترتیب چودہ فیصد اور ۲۵ فی صد کا اضافہ ہوا۔

مسافروں کی آمد و رفت میں جو اضافہ ہوا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ادارے کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر بی ٹی ٹرائسٹ نے کہا ہے کہ ۱۹۶۶ء میں عالمی فضائی آمد و رفت کے اعداد و شمار پر اس لئے اثر پڑا کہ بہت سی فضائی کمپنیوں کے عملے نے ہڑتال کر دی تھی جس نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں خاص طور سے موسم گرما میں پانچ بڑی فضائی کمپنیوں کے کام کو بڑا معطل کر دیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اگر ہڑتال نہ ہوتی تو ۱۹۶۶ء میں اعداد و شمار زیادہ ہوتے اور ان کے پیش نظر ۱۹۶۷ء میں اضافہ مسافروں کی تعداد کے اعتبار سے سولہ فیصد اور مسافت کے اعتبار سے بیس فی صد ہوتا۔ تاہم ۱۹۶۶ء میں ہونے والی ہڑتالوں کو محسوب کیا جائے یا نہ کیا جائے ۱۹۶۷ء میں فضائی آمد و رفت نے جو ترقی کی ہے، وہ اطمینان بخش اور قابلِ تعریف ہے۔

۱۹۶۷ء میں اور قابلِ ذکر امور پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر ٹرائسٹ نے اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ تقریباً اسی فی صد آمد و رفت ڈبو جٹ ہوائی جہازوں کے ذریعے ہوئی ہے اور یہ کہ فضائی سفر کی اوسط رفتار پانچ سو کلومیٹر (تین سو گیارہ میل) فی گھنٹہ تھی۔

سامان اور زادِ سفر کی مقدار میں جو پچھلے کئی سال میں برابر اضافہ ہوتا رہا تھا۔ اس کی رفتار ۱۹۶۷ء میں سست پڑ گئی۔ علاوہ ازیں ۱۹۶۳ء کے بعد سے پہلی بار سامان کے نقل و حمل میں ۱۹۶۶ء کے مقابلے میں صرف چودہ فی صد کا اضافہ ہوا۔

۱۹۵۸ء کے بعد سے ۱۹۶۷ء تک کے دس سال میں جو اضافے ہوئے ہیں ان کی اوسط حسب ذیل ہے:۔

مسافروں کی تعداد میں	بارہ فی صد
مسافت کے اعتبار سے	چودہ فی صد
سامان کی نقل و حرکت میں	سترہ فی صد

آخر الذکر میں ڈاک کا سامان بھی شامل ہے

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پیسہ انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے۔ تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

قارئین الفضل کے لئے ضروری اطلاع

قارئین کرام کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ کاغذ اور اخباری صنعت کے دیگر سامان کی گرانی کے پیش نظر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے روزنامہ "الفضل" کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا۔ چنانچہ آئندہ روزنامہ "الفضل" کے چندہ کی شرح حسب ذیل ہوگی:۔

چندہ سالانہ	۳۰ روپے	چندہ خطبہ نمبر	۸ روپے
" ششماہی	۱۶ روپے	(برائے ایک سال)	
" سہ ماہی	۹ روپے	چندہ سالانہ بذریعہ بیرونی ڈاک	
" ایک ماہ	۳-۷۵ روپے	یورپی ممالک	۵۰ روپے
" فی پرچہ	۱۵ پیسے	اسلامی ممالک	۴۰ روپے

جیسا کہ قارئین کو علم ہے انہی وجوہ کی بنا پر دیگر ملکی اخبارات بہت عرصہ پیشتر ہی اپنی قیمتوں میں اضافہ کر چکے ہیں۔ الفضل کی قیمت میں اضافہ کافی عرصہ انتظار کے بعد باہر مجبوری کیا گیا۔ امید ہے کہ احباب موجودہ گرانی کے پیش نظر آئندہ نئی شرح کے مطابق چندہ ارسال فرما دیں گے۔ اور حسب سابق ادارہ ہذا سے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

قدیمی دواخانہ

جو سالہا سال سے ملک و قوم کی خدمت کر رہا ہے

کے

مشہور و معروف مرکبات

استعمال کریں۔ نیز گرمیوں کے لئے صاف ستھرے اور مکمل اجزاء سے تیار کردہ شربت آپ کو ہر وقت مل سکتے ہیں۔

اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے

دواخانہ خدمت خلق کو خدمت کا موقع دیں

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

مینیجر

سے خط و کتابت کیا کریں۔

چرچڑا ضدی بچہ

جس کا رونا اٹھائے اٹھائے پھرنے سے ہی نہ ہوتا ہے جو غصے میں بڑوں کو تھپڑ مارنے اور ان کا مونہہ نوچنے لگتا ہے

بے بی ٹانک کے استعمال سے ہنس مکھ اور خوش خو ہو جاتا ہے کیونکہ بے ٹانک بچے کی اعصابی تناؤ اور ذہنی بے چینی کو دور کر دیتا ہے۔

فی شیشی ۳/ روپے ۲ شیشی ۲۵-۱ روپے خرچ ڈاک ۵۰-۱ روپیہ

کیمو ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ڈاکٹر اسپیشلسٹ ہومیو پیتھک کمپنی منصل ڈاکخانہ ربوہ

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

قرآنی استثناء کے سوا اپنے والدین کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرو

ورنہ تم اس جنت سے محروم ہو جاؤ گے جو تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق بڑی تاکید کی ہے کہ ان سے نیک سلوک کیا جائے ہاں اگر وہ تم سے اس بات کے لئے جھگڑیں کہ تم کسی کو میرا شریک قرار دے دو جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تو پھر ان کی بات نہ مانو۔ یعنی مومن کو جب اس کے ماں باپ سے اچھا معاملہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ مومن خدا تعالیٰ سے جو ماں باپ سے بھی زیادہ محسن ہے۔ اچھا معاملہ نہ کرے۔ اور جب ماں باپ خدا تعالیٰ کے خلاف کوئی بات کہیں تو ان کی بات کو رد نہ کرے۔ بہرحال اس استثناء کے سوا ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بہت سے نوجوان ایسے دکھائی دیتے ہیں جو اپنے ماں باپ کا مناسب احترام نہیں کرتے اور نہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں بلکہ اولاد میں سے کسی کو اگر کوئی اچھا عہدہ مل جائے تو وہ اپنے غریب والدین سے ملنے میں بھی شرم محسوس کرتا ہے۔ ... ...

اس قسم کے نظارے روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ ایسے لوگ رشتہ داروں کے ساتھ ملنے سے بھی جی چراتے ہیں تاکہ ان کی اعلیٰ پوزیشن میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے گویا ماں باپ کا نام روشن کرنا تو الگ رہا۔ ان کے نام کو بٹہ لگانے والے بن جاتے ہیں۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو اس نقطۂ نگاہ سے والدین کی عزت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ والدین کی عزت کرو۔ دنیادار دل میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں۔ اور زمیندار دل اور تعلیم یافتہ طبقہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبر گیری ترک کر دیتے ہیں اور جب پوچھا جاتا ہے تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے اور میری بیوی سے ان کی بنتی نہیں۔ حالانکہ بیوی کو ماں سے کیا نسبت، بیوی نے اس کے فائدے کے لئے کیا کیا ہوتا ہے۔ وہ نوجوانی کی حالت میں اسکی خدمت کرتی ہے لیکن ماں جس نے اپنے چھاتیوں سے دودھ پلایا ہوتا ہے اور جس نے اپنا خون دودھ کی شکل میں تبدیل کر کے اس کی پرورش کی ہوتی ہے اور محنت و مشقت کر کے پڑھایا ہوتا ہے اس سے اس لئے اعراض کر لیا جاتا ہے کہ بیوی سے اسکی بنتی نہیں۔ پس اس خطرناک نقص کو دور کرو، اور اپنے والدین کی خدمت بجا لاؤ۔ ورنہ تم اس جنت سے محروم ہو جاؤ گے جو تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے۔"

(تفسیر کبیر)

رحمت بازار

مکرم ناظر صاحب امور عامہ اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے غلہ منڈی ربوہ کا نام رحمت بازار تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔ اہل ربوہ آئندہ بازار کو اسی نام سے یاد فرمایا کریں۔

(صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔ (مینیجر)

اجتماع انصار اللہ ضلع سرگودہا

سرگودہا شہر و چھاؤنی کے سب انصار اور ضلع بھر کے زعماء کی حاضری لازمی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد کے مطابق مجلس انصار اللہ ضلع سرگودہا کا اجتماع مورخہ ۱۴ احسان ۱۳۴۷ ہش (۱۲ جون ۱۹۶۸ء) بعد جمعہ محمد احمدیہ سرگودہا میں بعد نماز جمعہ منعقد ہوگا۔ مرکز سے مندرجہ ذیل احباب کا وفد اس اجتماع میں شامل ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

۱- مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ نائب قائد وقف جدید۔ امیر وفد
۲- مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد
۳- مکرم صوفی غلام محمد صاحب آڈیٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ
۴- مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال
۵- مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد۔

اس اجتماع میں سرگودہا شہر و چھاؤنی کے تمام انصار اور سرگودہا ضلع کی مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام یا ان کے نمائندوں کی حاضری لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس لئے متعلقہ دوستوں سے پُرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس اجتماع میں ضرور تشریف لائیں۔ جزاکم اللہ و احسن الجزاء۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس موقع پر ناظم ضلع کا انتخاب بھی ہوگا۔ ان شاء اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری چھوٹی لڑکی بی اے کا امتحان دے رہی ہے اور لڑکا احسان اللہ ایل ایل بی کے فائنل امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ دونوں کے امتحانات عنقریب شروع ہونے والے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔

(عباد اللہ گیلانی مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

مکرم میاں خوشی محمد صاحب کی وفات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم میاں خوشی محمد صاحب کارکن وکالت مال تحریک جدید ربوہ تین روز کی مختصر سی علالت کے بعد ۲۴ ہجرت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۴ مئی ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک سوا دو بجے بعد دوپہر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۲ سال تھی، مرحوم بہت نیک دعاگو اور منکسر المزاج تھے، عبادت کا بہت شوق تھا۔ طبیعت میں سادگی اور خاکساری کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ اپنے دفتری فرائض بڑی محنت سے ادا کرتے تھے۔ آپ نے قریباً ۲۰ سال تک تحریک جدید میں کام کیا۔ آپ ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے تھے تقسیم ملک کے بعد پاکستان آ گئے تھے۔

مرحوم موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ ۲۵ ہجرت کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے پڑھائی۔ اس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ جہاں تدفین عمل میں آئی۔ جنازہ میں کثیر احباب نے شرکت کی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کروائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں بڑے لڑکے مکرم حبیب الرحمٰن صاحب دفتر آبادی تحریک جدید میں کارکن ہیں۔ دوسرے لڑکے مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد واقف زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ کی درجہ خامسہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ سب سے چھوٹے عزیز لطف الرحمٰن دسویں جماعت کے طالب علم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے نیز پس ماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمادیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴